آخر میں ظریف کی ظریفانہ شاعری کے بارے میں ہمیں یہ کہنا ہے کہ جہاں ان کی نظموں کا پایہ خاصا بلند ہے وہاں ان کی غزلوں کے بیشتر اشعار انتہائی عامیانہ قسم کے ہیں اور مضحکہ خیز شاعری کے نمونے بن گئے ہیں - ظریف جیسے اچھے طنز نگار کا یہ روپ اختیار کرنا یقینا" افسوسناک ہے - یہ چند اشعار ہی اس بات کو ثابت کر سکتے ہیں:-

کیا کرتے ہیں استعمال جو کھانے میں پاپڑ کا
رہا کرتا ہے ان کے پیٹ میں اک شور کڑ بڑ کا
بزم میں دھوبیوں کے بیٹھ کے کہتا ہے وہ شوخ
ماش کی دال سے بھاتا ہے بہت بھات مجھے
کہا معشوق کو قاتل تو چھنکی کیوں نہیں کہتے
یہ کیا جلاد ہو سکتا ہے بہتر ہو نہیں سکتا

(اردو کی طنزیہ شاعری میں اکبر الہ آبادی کی اجتہادی روش کے بعد اگلا اہم قدم علامہ اقبال نے اٹھایا - جب کہ انہوں نے اردو شاعری میں طنز کو عالم گیر انسانی مسائل سے روشناس کرانے میں کامیابی حاصل کی - بے شک آغاز کار میں علامہ اقبال نے بھی اکبر الہ آبادی کا تتبع کیا اور اپنی قادر الکلامی کے طفیل اس خاص انداز میں بھی اپنے جوہر دکھائے لیکن چونکہ بنیادی طور پر اقبال کی بلند نظری ہنگامی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۲) سکتے ہیں ——— یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری پر اصلاحی رنگ ہمیشہ غالب رہا جس کی وجہ سے ان کی ظرافت خسارہ میں رہی "

——— ادب لطیف ستمبر ۱۹۵۳